31778 ـ طلاق میں بیوی کوعلم ہونا یا اس کی موجودگی شرط نہیں

سوال

میری طلاق کوتین برس ہوچکے ہیں ، اورسب معاملات وکیل کے ذریعے مکمل ہوئے ، میرے سابقہ خاوند نے مناقشہ اوربات چیت سے انکار کردیا اسی لیے ہمارے مابین معاهده طے پایا ۔
میں جو یہ جاننا چاہتی ہوں وہ یہ کہ اس نے اب تک مجھے طلاق کا کلمہ نہیں کہا ، اب کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ میرے سامنے طلاق کا لفظ بولے ، میری گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کیونکہ مجھے اس سے بہت پریشانی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

طلاق کے لیے یہ کوئي شرط نہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے سامنے طلاق کے الفاظ کہے ، اورنہ ہی یہ شرط ہے کہ بیوی کواس کا علم ہونا چاہیے ، جب بھی آدمی نے طلاق کے الفاظ بولے یا پھر طلاق لکھ دی توطلاق صحیح ہوگی اگرچہ اس کا بیوی کو علم نہ بھی ہو ۔

اگر آپ کے خاوند نے طلاق کے سارے معاملات وکیل کے پاس مکمل کر لیے ہیں تویہ طلاق صحیح ہے اورواقع ہوچکی ہے ۔ آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (9593) اور(20660) کا مراجعہ کریں ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا :

ایک آدمی اپنی بیوی سے لمبے عرصے تک غائب رہا اوراسے طلاق دے دی جس کا علم صرف اسے ہی ہے ، اور اگر وہ اپنی بیوی کو نہ بھی بتائے توکیا یہ طلاق واقع ہوگی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

طلاق واقع ہو جائے گی ، اگرچہ بیوی کواس کا نہ بھی بتائے توپھر بھی وہ طلاق واقع ہوجائے گی ، اگر آدمی طلاق کے الفاظ بولتے ہوئے یہ کہے : میں نے اپنی بیوی کوطلاق دی ، تواس سے اس کی بیوی کوطلاق ہوجائے گی ،چاہے بیوی کو علم ہو یا نہ ہو ۔

اوراس بنا پر فرض کریں اگر اس بیوی کوطلاق کا علم تین حیض گزر جانے کے بعد ہو تواس طرح اس کی عدت ختم ہوچکی ہوگی حالانکہ اس کا علم نہیں تھا ۔

اوراسی طرح اگر کوئي آدمی فوت ہوجائے اوراس کی بیوی کوخاوند کی فوتگی کا علم عدت گزرنے کے بعد ہوا تواس پر کوئی عدت نہیں اس لیے کہ عدت کی مدت تو پہلے ہی گزر چکی ہے ۔ ا ھـ فتاوی ابن عثیین رحمہ اللہ تعالی (2 / 804) ۔

واللہ اعلم.